۱۸ ستمبر ۵۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

جسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۴

تار کا پتہ۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

یوم جمعہ خطبہ نمبر ۱۶

فی پرچہ ۱؍

۷ شعبان ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ ۲ ہجرت ۱۳۳۱ھش ۲ مئی ۱۹۵۲ء نمبر ۱۰۱

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۹ اپریل (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت گلے میں خرابی اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— لاہور یکم مئی۔ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب جناب ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کی کوٹھی میں مقیم ہیں۔ وہیں آپ کا اپریشن ہوا تھا۔ آپ سات دن تک وہاں مقیم رہیں گے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

— مکرم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ ۳۰ اپریل سے آٹھ یوم کی رخصت پر ادکاڑہ تشریف لے گئے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو قائمقام ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا ہے۔

— مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اضلاع راولپنڈی و گجرات کی ریاستوں کے تبلیغی دورے کے بعد واپس ربوہ میں پہونچ گئے ہیں۔ اس معائنہ کے دوران گجرات میں ضلع گجرات کی ۲۵ جماعتوں کے نمائندگان تشریف لائے۔ ان جماعتوں کے علاوہ چھ اور جماعتوں کے کام کا جائزہ لیا گیا۔ اور اسی طرح مبلغین کے کام کا بھی جائزہ لیا گیا۔

جاپان میں یوم مئی کے موقعہ پر امریکہ کے خلاف شدید مظاہرے

پولیس اور مظاہرین کے درمیان تصادم - فائرنگ کے نتیجے میں چار افراد ہلاک اور قریباً ایک ہزار مجروح ہوئے

لاہور یکم مئی۔ ٹوکیو میں ۶۰ ہزار مزدوروں کے علاوہ قریباً ۵ لاکھ افراد نے یوم مئی کے مظاہروں میں شرکت کی۔ مشتعل مظاہرین نے دو مرتبہ شہنشاہ جاپان ہیرو ہیٹو کے محل میں گھسنے کی ناکام کوشش کی۔ اقوام متحدہ کے سپریم کمانڈر جنرل رجوے کے ہیڈکوارٹر پر بھی شدید پتھراؤ کیا گیا۔ پولیس اور فوج کی زبردست مزاحمت کے باوجود مشتعل ہجوم کا بے پناہ سیلاب بادشاہ کے محل کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پولیس نے رلانے والی گیس کا استعمال کیا۔ اور اس کے بعد گولیاں چلائیں۔ جس سے ایک ہزار افراد زخمی اور ۴ ہلاک ہوئے۔ مظاہرین نے ۱۵ امریکی گاڑیاں جلا دیں۔ اور محکمہ اطلاعات کے دفتر کی کھڑکیاں توڑ دیں۔ زنانہ پولیس سے اسلحہ اس ڈر کی وجہ سے واپس لے لیا گیا۔ کہ کہیں مظاہرین یہ اسلحہ ان سے چھین نہ لیں۔ ہجوم نے پوسٹروں اور نعروں کے ذریعہ امریکی رویے کی زبردست مذمت کی۔ نیز حالیہ معاہدے کی بھی شدید کی مخالفت کی گئی۔

مظاہرین نے ایک قرارداد منظور کی جس میں کہا گیا ہے۔ کہ امریکہ نے حالیہ معاہدے کے ذریعہ جاپان کو فوجی غلامی اور ذلت میں مبتلا کر دیا ہے۔ جاپان کے دوسرے متعدد شہروں میں بھی امریکہ کے خلاف شدید مظاہرے کئے۔

اس کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی یوم مئی کے سلسلے میں زبردست مظاہروں کی خبر آئی ہے۔ برلن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں دس ہزار مزدوروں کا ایک ہجوم جرمنی کے امریکی حصے میں گھس گیا۔ پولیس نے مزاحمت کی۔ اور ۳۱ افراد کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ ماسکو میں یہ دن بڑے اہتمام سے منایا گیا۔ مارشل سٹالن نے سرخ فوج کی سلامی لی۔ طہران میں پہلے سے ان مظاہروں کی ممانعت کر دی گئی تھی۔ اس لئے احتیاطاً آج پولیس اور فوج کے مسلح دستے گشت کرتے رہے۔

کراچی میں ٹریڈ یونین اور دوسری مزدور انجمنوں نے بھی یوم مئی کے سلسلے میں جلسے منعقد کئے اور جلوس نکالے۔ مزدور بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور انہیں مفت سنیما دکھایا گیا۔ ڈھاکہ میں مزدوروں کا ایک جلوس نکالا گیا۔ جو شہر کے مختلف حصوں سے ہوتا ہوا جہانگیر پارک پر ختم ہوا۔ جہاں پر پاکستان کے وزیر محنت ڈاکٹر اے ایم ملک نے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مزدوروں کو اپنی محنت کا مکمل احساس ہے۔ کارخانوں کے مالکوں کو چاہیئے کہ وہ ان کی خدمات کا اعتراف کریں۔ اور انہیں خاطر خواہ معاوضہ دیں۔ وزیر موصوف نے حکومت پاکستان کے ان اقدامات کا بھی ذکر کیا۔ جو محنت کشوں کے مفاد کے لئے کئے گئے ہیں۔

اجلاس میں ایک قرارداد بھی منظور کی گئی۔ جس میں طونس کا مسئلہ حل کرنے کے لئے تمام انصاف پسند ممالک سے تعاون کی درخواست کی گئی۔

ملکیت اراضی مکانات اور غیر سرکاری تعلیمی اداروں سے متعلق مسودہ ہائے قانون سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیئے گئے

پنجاب اسمبلی کے امروزہ اجلاس کی کارروائی

لاہور یکم مئی۔ پنجاب اسمبلی نے آج کے اجلاس میں جو غیر سرکاری کارروائی کے لئے مخصوص تھا۔ دو پرائیویٹ مسودہ ہائے قانون کو سلیکٹ کمیٹیوں کے سپرد کر دینے کا فیصلہ کیا۔ ان میں سے ایک بل جسے چودھری محمد اقبال چیمہ نے پیش کیا تھا دیہی علاقوں میں غیر مالکان قابضین اراضی مکانات کو ملکیت کے حقوق عطا کرنے سے متعلق ہے۔ دوسرے بل کا مقصد یہ ہے کہ نجی قسم کے تعلیمی اداروں کو سرکاری نگرانی میں لے لیا جائے۔ یہ بل زینت فدا حسن کی طرف سے تھا۔ موخرالذکر بل کے ضمن میں اجتماع عوامی لیگ کی لیڈر باجی رشیدہ لطیف اور مسٹر سی۔ ای گبن کی یہ تحریک منظور نہ ہو سکی کہ پہلے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے بل کو مشتہر کیا جائے اور آج سے ایک ماہ بعد رائے عامہ کی روشنی میں اس امر پر مزید کارروائی عمل میں آئے۔

باجی رشیدہ لطیف اور مسٹر سی۔ ای گبن کی تحریک پر طویل بحث کا آغاز ہوا۔ جس میں تحریک پیش کرنے والے ہر دو ممبران کے علاوہ عبدالستار خان نیازی۔ رانا عبدالحمید۔ چوہدری محمد شفیق اور بیگم شاہنواز نے حصہ لیا۔ پہلے تین ممبران نے تحریک کے حق میں تقاریر کیں۔ اور بیگم شاہنواز نے اس کی مخالفت میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تحریک کے حامی ممبروں نے رائے عامہ معلوم کرنے پر زور دیتے ہوئے بل کے بنیادی اصول اور اس کے اغراض و مقاصد پر کڑی نکتہ چینی کی۔ اور بالخصوص پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے خلاف اس الزام کو سخت قابل اعتراض ٹھہرایا۔ کہ ان اداروں میں بعض اوقات خطرناک قسم کے سیاسی اور معاشرتی نظریئے پڑھائے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ برسر اقتدار جماعت کے نزدیک ان لوگوں کو تعلیمی ادارے چلانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ جو برسر اقتدار پارٹی کے سیاسی اور معاشرتی نظریات سے کامل اتفاق نہیں رکھتے یہ طریق عمل شہری آزادی کے خلاف ہے۔ اور اسے کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ بیگم شاہنواز نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے تعلیم کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا اس سے تو کسی کو بھی انکار نہیں ہوگا۔ کہ بچوں کی تعلیم کا انتظام ایک طے شدہ پالیسی اور سوچے سمجھے ہوئے پروگرام کے مطابق ہونا چاہیئے۔ سوال یہ ہے کہ یہ پلاننگ اور پروگرام حکومت بنائے یا اسے عوام میں سے ہر کس و ناکس کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے۔ ظاہر ہے کہ یہ حکومت ہی باحسن وجوہ سرانجام دے سکتی ہے۔ انہوں نے کہا اس بل کا مقصد یہ نہیں ہے۔ کہ معیاری قسم کے پرائیویٹ اداروں کے کام میں مداخلت کی جائے۔ انہوں نے بعض معیاری پرائیویٹ اداروں کا نام لے کر کہا کہ یہ سکول اور کالج ہمارے لئے فخر کا باعث ہیں۔ بل کا مقصد صرف ان خود غرض لوگوں سے قوم کو بچانا ہے۔ جو محض پیسے کمانے کی خاطر قوم کے نونہال بچوں کی زندگیاں تباہ کر رہے ہیں۔

بحث کے اختتام پر تحریک کے مسترد ہو جانے کے بعد بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ سلیکٹ کمیٹی ایک ماہ کے اندر اندر اپنی رپورٹ پیش کر دیگی۔

آج بحث کے طول پکڑ جانے پر ایک مرحلہ ایسا بھی آیا کہ ایوان میں کورم پورا نہ تھا۔ چنانچہ پونے بارہ بجے جبکہ چوہدری محمد شفیق تقریر کر رہے تھے سپیکر کو دس منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔ تاکہ کورم پورا ہو جائے۔ دس منٹ بعد کورم پورا ہونے پر اجلاس دوبارہ شروع ہوا۔ اسمبلی کا آئندہ اجلاس پیر کو نو بجے صبح منعقد ہوگا۔ (اسٹاف رپورٹر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۱۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۲ مئی ۱۹۵۲ء

مسلمان اقوام کا اتحاد

علامہ محمد بشیر الابراہیمی نے جو جمعیۃ العلماء الجزائر کے صدر ہیں۔ اور آجکل لاہور تشریف رکھتے ہیں اور ایک جلسہ میں جو خلیفہ شجاع الدین صاحب سپیکر پنجاب اسمبلی کی صدارت میں منعقد ہوا تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اگر مسلمانوں نے اپنے تمام جغرافیائی اور لسانی حدبندیوں کو ختم نہ کیا تو وہ مضبوط نہیں ہوسکتے۔ جو اسلام کا ایک اہم مقصد ہے۔ اور جب تک تنگ نظری فرقہ پرستی قائم ہے مسلمان دنیا کی موجودہ صف میں اچھی جگہ حاصل نہیں کرسکتے۔ مشترکہ مذہب اور تہذیب وتمدن ہی مختلف لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرسکتے ہیں۔ لیکن جب تک ان کی زبان ایک نہ ہو۔ ان کا اتحاد ممکن نہیں"

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جغرافیائی اور لسانی حدبندیاں کسی قوم کی وحدت کے منافی ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ مشترکہ مذہب اور تہذیب وتمدن مختلف لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ تنگ نظری اور فرقہ پرستی مسلمانوں کو دنیا کی موجودہ صف میں اچھی جگہ حاصل نہیں کرنے دیتے۔ لیکن اس کے ہرگز یہ معنے نہیں ہیں کہ جغرافیائی اور لسانی حدبندیاں یا اسلام کے مختلف الخیال فرقے مسلمانوں کے سیاسی اتحاد میں مانع ومخل ہیں۔

جہاں تک دین کا تعلق ہے اسلام میں ایسے وسیع اصول موجود ہیں کہ جن کو تمام اسلامی فرقے یکساں طور سے مانتے ہیں۔ مثلاً توحید باری تعالےٰ اور رسالت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چنانچہ اسلام کا ماٹو یا کلمہ ان ہی دو باتوں سے مرکب ہے۔ یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جہاں تک قومی نقطہ نظر سے کسی کے مسلم یا غیر مسلم ہونے کا سوال ہے۔ جو شخص کہتا ہے کہ اس کا اسلام کے کلمہ پر ایمان ہے۔ اس کو مسلمان تسلیم کرنا پڑے گا۔ بلکہ موجودہ سیاسی لحاظ سے جس شخص کو غیر مسلم مسلمان سمجھتے ہیں۔ اس کو ہمیں مسلمانی قوم میں شمار کرنا لازم ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ باوجودیکہ تمام دنیا کے مسلمان اسلام کے کلمہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ پھر بھی نہ صرف پاکستان میں بلکہ تمام اسلامی ممالک میں بے شمار اعتقادی تفرقات ہیں۔ یہاں تک کہ ایک فرقہ اعتقادات کی بناء پر باقی تمام فرقوں کو کافر تک سمجھتا ہے۔ اگر ہم یہ چاہیں کہ یہ اعتقادی تفرقات مٹ جائیں۔ تو یہ فی الحال نہیں ہوسکتا ہے۔ اس لئے جو لوگ سمجھتے ہیں کہ جب تک تمام اسلامی فرقوں کے فروعی اعتقادات کا اختلاف مٹ نہ جائے گا۔ اس وقت تک مسلمان افراد اور مسلمان اقوام میں اتحاد نہیں ہوسکتا۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے ابھی عرض کیا ہے۔ یہ نہ کبھی تھا۔ اور نہ جلد ممکن ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ اعتقادی اختلافات موجود ہوتے ہوئے بھی تمام دنیا کے مسلمان ایسا اتحاد کرسکتے ہیں۔ جس سے انکا وقار اقوام عالم کی صف میں قائم ہوسکتا ہے بلکہ موجودہ زمانہ میں اقوام عالم کی صف میں وقار قائم ہو ہی اس طرح سکتا ہے۔ کہ ہم سیاسی لحاظ سے کسی فرقہ یا فرد کو اسلام سے باہر نہ کریں۔ خواہ مختلف فرقے ایک دوسرے کو اعتقادی لحاظ سے کتنا ہی کافر کیوں نہ سمجھتے ہوں۔

اس لئے اگر علامہ محمد بشیر الابراہیمی الجزائری کا تنگ نظری اور فرقہ پرستی کو مٹانے کا یہ مطلب ہے۔ جو ہم نے عرض کیا ہے۔ یعنی فروعی اختلافات کو سیاسی معاملات میں بالکل نظر انداز رکھا جائے۔ تو آپکی یہ بات نہایت دانشمندانہ ہے۔ اور ہم اس کی پرزور تائید کرتے ہیں۔

اگر یہ بات واضح ہو جائے۔ تو اس سے ہم جغرافیائی اور لسانی اختلافات کے مسئلہ کو بھی حل کرسکتے ہیں۔ جغرافیائی اور لسانی حدبندیاں بڑی حد تک قدرتی ہیں۔ اور جس طرح اعتقادی اختلافات کو مٹایا نہیں جاسکتا۔ اسی طرح ان کو بھی نہیں مٹایا جاسکتا۔ آخر یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ پاکستان کو پاکستان اور حجاز کو حجاز نہ سمجھا جائے۔ چین کو چین اور شام کو شام نہ قرار دیا جائے۔ ہر ملک کے رہنے والے کچھ مقامی خصوصیات رکھتے ہیں۔ جو انہیں دوسرے ممالک کے باشندوں سے ممیز کرتی ہیں۔ ایک عرب کو آپ فوراً پہچان لیتے ہیں۔ پھر ہر ملک کے لباس میں بھی فرق ہوتا ہے۔ اسلام نے ایسی جزوی باتوں میں ہر ملک کے باشندوں کو آزاد رکھا ہے۔ اور کسی کو خاص لباس یا انداز کا مکلف نہیں بنایا۔ جس کی سیدھی اور صاف وجہ یہی ہے۔ کہ نہ تو ایسے اختلافات کا کوئی خاص اثر دین پر پڑتا ہے۔ اور نہ ایسے اختلافات کو مٹانا ممکن ہے۔

یہی حال زبانوں کا ہے۔ جس طرح جغرافیائی حدود مٹایا نہیں جاسکتا۔ اسی طرح لسانی اختلافات بھی مٹائے نہیں جاسکتے۔ یہ بالکل درست ہے کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے۔ اور دین اسلام کی الکتاب اسی زبان میں نازل ہوئی ہے۔ اور اسلام کا بہت سا لٹریچر عربی زبان میں لکھا گیا ہے۔ اور اس لحاظ سے واقعی عربی مسلمانوں کی دینی ہی نہیں۔ بلکہ وسیع نقطۂ نظر سے قومی زبان بھی ہوسکتی ہے پھر یہی نہیں۔ بلکہ اس وقت اسلامی دنیا کی اکثر اقوام کی مادری زبان عربی ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ کہنا درست نہیں ہے۔ کہ جب تک مسلمانوں کی ایک زبان نہ ہوگی ان میں اتحاد نہیں ہوسکتا۔

اس لئے اگر علامہ محمد بشیر الابراہیمی کا یہ مطلب ہے کہ اسلامی ممالک میں پاسپورٹ وغیرہ کے قوانین نرم ہونے چاہئیں۔ بلکہ پاسپورٹ کو سرے سے اڑا ہی دیا جائے۔ تاکہ تمام اسلامی ممالک کے لوگ آسانی سے باہم میل جول کرسکیں۔ تو یہ تو واقعی ایک بات ہے۔ لیکن اگر ان کا یہ مطلب ہے کہ فوراً تمام اسلامی ممالک میں ایک ہی حکومت قائم کر دی جائے تو یہ ناممکن ہے۔ اسی طرح لسانی مسئلہ کا معاملہ ہے۔ عربی چونکہ مسلمانوں کی دینی زبان ہے۔ اس لئے لازماً ہر اسلامی ملک میں اس کا رواج خود بخود ہوسکتا ہے۔ لیکن یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ تمام اسلامی ممالک میں اس کو فوراً سرکاری زبان بنا دیا جائے۔ اختلاف لسانی فطری ہے۔ البتہ اگر ہوسکے۔ تو ہم عربی کو جلد از جلد بین الاقوامی زبان بنا سکتے ہیں اور یہ مناسب بھی ہے۔ بہرحال علامہ الجزائری کی باتیں مسلمانوں کے لئے نہایت مفید ثابت ہوسکتی ہیں۔ اگر ان پر عمل کیا جائے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اظہار شکریہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے کہ نزدیک و دور سے احمدی اور غیر احمدی احباب کی طرف سے حضرت اماں جانؓ کی تعزیت کے متعلق تاریں اور خطوط موصول ہوئے ہیں۔ ان کو حضور انشاء اللہ اپنے دستخطوں سے جواب بھجوائیں گے۔ چونکہ اس کے انتظام میں شاید کچھ دیر لگے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار ان تمام اصحاب کے اظہار ہمدردی کے لئے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے اوقات میں تبدیلی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ گرمی کی شدت کی وجہ سے دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ صبح چھ بجے سے ۱۲ بجے تک تا اطلاع ثانی کھلے رہا کریں گے۔

(قائمقام ناظر اعلےٰ ربوہ)

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی اشاعت اور ترقی کیلئے رات اور دن کام کرتی چلی جائے

اس کام کو اتنی تن دہی سے سرانجام دو کہ ہر دیکھنے والا یہ سمجھے کہ اسے سوائے اس کام کے اپنے تن من دھن کی کوئی ہوش نہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ اپریل ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مجھے چار دن سے

لمبے گو اور شیا ٹیکا

کی تکلیف ہے۔ ہمارے ہاں پنجابی میں لمبے گو کو چک پڑنا یا نکلنا کہتے ہیں۔ اس میں انسان صرف ایک طرف جھک کے کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور وہ بھی تکلیف سے۔ آج سے کسی قدر جسم سیدھا تو ہونے لگ گیا ہے۔ لیکن ابھی حرکت میرے لئے تکلیف دہ ہے۔ اسی وجہ سے میں کھڑے ہو کر خطبہ نہیں کر رہا۔ بلکہ بیٹھ کر خطبہ کر رہا ہوں۔

انسانی زندگی

اگر اس سے انسان صحیح طور پر فائدہ اٹھانا چاہے۔ تو وہ صرف عمل کا نام ہے۔ دنیا میں یہ ایک قطعی اور یقینی چیز ہے۔ کہ انسان آتا ہے۔ اور فوت ہو جاتا ہے۔ لیکن شاید پچاس ساٹھ سال کی عمر تک تو انسان خیال بھی نہیں کرتے۔ کہ انہوں نے مرنا ہے۔ اور اس کے بعد کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ زندہ ہی مر جاتے ہیں۔ یعنی ہر وقت مرنے کا ہی سوچتے رہتے ہیں۔ گویا بیشتر حصہ انسانوں کا ایسا ہے۔ کہ ایک وقت تک تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ مرنا ہی نہیں۔ اور دوسرے وقت سمجھتا ہے۔ کہ میں مر چکا ہوں۔ اس طرح اس کی دونوں زندگیاں بیکار چلی جاتی ہیں۔ جب وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں نے مرنا نہیں۔ اس وقت بھی وہ اپنی زندگی کسی مفید کام میں نہیں لگاتا۔ اور جب وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں مر گیا۔ اس وقت بھی وہ اپنی زندگی کسی مفید کام میں صرف نہیں کرتا۔

اصل اور صحیح طریقہ

یہی ہے کہ انسان سمجھے کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے اس دنیا میں کام کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ جتنا بھی کام کروں۔ وہی میری زندگی کا مقصد اور وہی اس کا ماحصل ہے۔ پس انسان کو ہر تنگی ترشی مصیبت آرام خوشی اور رنج میں اپنے خیالات صرف اسی طرف ہی لگائے رکھنے چاہئیں۔ کہ اگر میرے شاندار دین کوئی کمی ہے۔ یا میری قربانیوں میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ تو اسی کو پورا کر دوں۔ تاکہ میری موت کا وقت میرے لئے رنج کا موجب نہ ہو۔ بلکہ خوشی کا موجب ہو۔ کسی شاعر نے عربی زبان میں کہا ہے۔ ؎

انت الذی ولدتک امک باکیا
والناس حولک یضحکون سرورا

تو وہ شخص ہے کہ تیری ماں نے تجھے اس حالت میں جنا تھا۔ کہ تو رو رہا تھا۔

بچہ پیدا ہوتا ہے

تو روتا ہے۔ پس وہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تو وہ ہے۔ کہ ماں نے جب تجھے جنا تھا۔ تو تو رو رہا تھا۔

والناس حولک یضحکون سرورا

لیکن لوگ تیرے اردگرد بیٹھے خوشی سے ہنس رہے تھے۔ کہ بیٹا ہو گیا۔ بیٹا ہو گیا۔ گویا تو تو رو رہا تھا مگر تیرے رونے پر انہیں رنج نہیں تھا۔ بلکہ وہ خوش تھے۔ اور ہنس رہے تھے۔ تو رو رہا تھا۔ کہ میں تکلیف سے اور ایک دردناک طبعی اپریشن کے ساتھ جنا گیا ہوں۔ اور وہ خوش ہو رہے تھے۔ کہ ہمارے خاندان میں ایک بیٹا آ گیا۔

فاحرص علیٰ عمل تکون اذا بکوا
فی وقت موتک ضاحکا مسرورا

پس تو اس بات کو دیکھ کر اب پکا عزم اور ارادہ کر لے کہ میں اب دنیا میں ایسے اعمال کروں گا۔ کہ میری موت پر اور لوگ تو رو رہے ہوں گے۔ اور میں ہنس رہا ہوں گا۔ لوگ روتے ہوں گے کہ

اتنی خدمت کرنے والا

اور اتنے کام کرنے والا مر رہا ہے۔ اب ہم کیا کریں گے۔ اور تو خوش ہو رہا ہو۔ کہ ان کاموں کے بعد اب میں خدا کے پاس جا رہا ہوں۔ جو نہ معلوم مجھے کیا کچھ انعام دے گا۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ انسان کو اپنی زندگی میں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اور

زیادہ سے زیادہ مفید کام

کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اگر وہ اس بات کی عادت ڈال لے۔ تو اس کے پاس کوئی وقت بچ ہی نہیں سکتا۔ جو غلط خیالات اور پراگندہ خیالات میں صرف ہو سکے۔ پراگندہ خیالات اور غلط خیالات اس شخص کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ جس کا وقت رائیگاں جا رہا ہو۔ لیکن جو شخص کام میں لگا ہوا ہوگا۔ اس کے دل میں پراگندہ اور غلط خیالات پیدا ہی کس طرح ہوں گے۔ اور اگر کسی کو کوئی ایسا صدمہ پہنچے گا بھی جو اس کے خیالات کو پراگندہ کرنے والا ہو۔ تو وہ فوراً اس پر غالب آ جائے گا۔ کیونکہ کام اس کے سامنے ہوگا۔ اور وہ اس میں مشغول ہو جائیگا۔

ہماری جماعت

کو خصوصاً یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے انہیں ایسے زمانہ میں پیدا کیا ہے جب ان کے سامنے کام ہی کام ہے۔ دنیا میں مختلف زمانے آتے ہیں۔ اور ان زمانوں میں خدا تعالےٰ کی مختلف صفات اور تجلیات کا ظہور ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں بھی اللہ تعالےٰ کے متعلق یہ الہام آتا ہے۔ کہ افطر و اصوم یعنی کبھی کبھی میں روزہ کھولتا ہوں۔ اور کبھی کبھی روزہ رکھتا ہوں۔ یعنی کبھی تو ہم دنیا میں ایسی تقدیر جاری کرتے ہیں۔ کہ کام ہی کام انسان کے سامنے ہوتا ہے۔ جیسے افطاری کا وقت آ جائے تو کام بڑھ جاتا ہے۔ اور لوگ ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ جلدی کرو۔ شربت لاؤ۔ برف لاؤ۔ کھجوریں لاؤ۔ لیکن کبھی روزہ رکھنے کا وقت ہوتا ہے۔ جب انسان چپ کر کے بیٹھا رہتا ہے۔ یہ

خدا تعالیٰ کی دو صفتیں

ہیں۔ جن کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام میں ذکر آتا ہے۔ نادان کہتا ہے۔ کہ کیا خدا روزہ رکھتا ہے۔ یا کیا خدا روزہ کھولتا ہے۔ اور اس وقت اسے بھوک لگ رہی ہوتی ہے۔ وہ شخص جو ایسا کہتا ہے۔ وہ بیوقوف ہے۔ وہ یہ نہیں جانتا۔ کہ یہ ایک استعارہ ہے۔ اور اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ کبھی دنیا میں ایسے تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔ کہ کام ہی کام انسان کے سامنے ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسے تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔ جب کام کا غلبہ نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ وہ ہے جو

کام کا زمانہ ہے

جب دوسرے وقتوں میں بھی جو کام کا وقت نہیں ہوتا۔ انسانی زندگی کا ماحصل کام کرنا ہے۔ تو پھر اس زمانہ میں جو کام کا ہی زمانہ ہو۔ کام کی اہمیت کتنی بڑھ جاتی ہے۔ اور پھر ان لوگوں کا کیا حال ہونا چاہیئے۔ جنہیں اسی غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہو۔ کہ وہ کام کریں۔ اور کرتے چلے جائیں۔ جس طرح شہد کی مکھیاں سارا دن شہد جمع کرنے میں مشغول رہتی ہیں۔ جس طرح چیونٹیاں سردی کے موسم کے شروع میں غلہ جمع کرنے میں مشغول رہتی ہیں۔ اسی طرح ہماری جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اسلام کی اشاعت اور اسلام کی ترقی کے لئے رات اور دن کام کرتی چلی جائے۔ اور اس کام کو اتنی تن دہی کے ساتھ سرانجام دے۔ کہ جو شخص بھی انہیں دیکھے۔ وہ یہ نہ سمجھے۔ کہ یہ انسان ہیں۔ بلکہ وہ یہ سمجھے کہ یہ شہد کی مکھیاں ہیں۔ جو اپنے چھتہ میں شہد جمع کر رہی ہیں۔ یا یہ چیونٹیاں ہیں۔ جو سردی کے موسم کے لئے غلہ جمع کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔ اور ان کو سوائے اس کام کے اپنے تن من دھن کی کوئی ہوش ہی نہیں۔

درخواست دعا

میری ہمشیرہ صاحبہ سرگودھا میں اسہال اور مسلسل بخار اور میری والدہ صاحبہ ربوہ میں کمزوری اور بخار کی وجہ بیمار ہیں دعا کی درخواست ہے عبداللطیف انور از منٹگمری

حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا کا انتقال

اذکر نعمتی رأیت خدیجتی

آپ کی عمر قمری سال کی رو سے نوے سال ہوئی

(از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس انچارج محکمہ تالیف و تصنیف سلسلہ احمدیہ)

(۴)

حضرت عائشہ سے ایک اور مشابہت

ملک محمد ... الدین صاحب "سیرۃ حضرت صدیقہ" کے صفحہ ۱ پر لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم "صدیق اکبر کے گھر تشریف لے گئے اور نکاح ہو گیا اس وقت جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی عمر پچاس سال کے قریب تھی۔"

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم رضؓ کے گھر دہلی میں تشریف لے گئے اور نکاح ہو گیا۔ اور اس وقت آپ کی عمر بھی پچاس سال تھی۔ آپ کی ولادت ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء مطابق ۱۴ شوال ۱۲۵۰ھ کو ہوئی اور نکاح ۱۸۸۴ء میں ہوا۔ پس حضرت مسیح موعودؑ کی عمر حضرت ام المومنین کی شادی کے وقت اتنی ہی تھی جتنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضرت ام المومنین عائشہ رضؓ سے شادی کے وقت تھی۔

احترام و اطاعت خلیفہ

حضرت عائشہ رضؓ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات سے جو صدمہ ہوا اس کا اندازہ لگانا انسان کا کام نہیں۔ آپ عورتوں میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھیں اور آپ کے والد مردوں میں سے سب سے زیادہ محبوب تھے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضؓ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ بنا کر ایک رنگ میں حضرت عائشہ رضؓ کے لئے باعثِ خوشی بنایا۔ مگر جب حضرت علیؓ کا زمانہ آیا تو آپ سے بعض لوگوں کی باتوں سے دھوکہ میں آکر ایک غلطی ہوئی اور آپ حضرت علیؓ کے مقابلہ کے لئے میدان جنگ میں نکل آئیں۔ ورنہ حضرت عائشہ رضؓ نے حضرت علی رضؓ کی خلافت سے کبھی انکار نہیں کیا۔ لیکن یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ایک ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا جو نسل اور خون کے لحاظ سے حضرت ام المومنین رضؓ کے رشتہ دار نہ تھے۔ لیکن آپ نے اطاعت اور احترام خلیفہ کا ایک قابل تقلید نمونہ دکھایا۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

"حضرت بیوی صاحبہ (یعنی حضرت ام المومنین) نے جو میرے ایسے حالات سے زیادہ تر واقف ہیں۔ ایک بار کچھ نقد روپیہ بہت الحاح سے دیا اور یہ کہا کہ یہ حضرت میرے کھانے کے لئے ہے اور ساتھ ہی کچھ روپیہ دیا۔ اس کو لنگر میں داخل کر دیں۔ مگر دو حصّہ سے زیادہ دیں" (الحکم ۱۴ جنوری ۱۹۰۹ء)

ایک دفعہ آپ نے حضرت ام المومنین سے کہا کہ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے میں چاہتی ہوں کہ آپ کا کوئی کام کروں۔ آپ نے ایک طالبعلم کی پھٹی پرانی رضائی مرمت کیلئے بھیج دی۔ آپ نے خوش دلی سے اس رضائی کی مرمت اپنے ہاتھ سے کی۔

غرضیکہ آپ نے ہر رنگ میں خلافت کا احترام کیا اور ایسے رنگ میں اطاعت کی کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری جو اطاعت میاں محمود احمد صاحب اور حضرت ام المومنین نے کی ہے کسی نے بھی نہیں کی۔

اور اللہ تعالیٰ کو آپ کا یہ فعل بہت پسند آیا اور خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ کے اس صاحبزادہ کو خلافت کا خلعت پہنایا جو مصلح موعود کے منصب پر سرفراز ہونے والا تھا اور اپنا یہ وعدہ پورا کیا۔

"ردّ الیہا روحہا وریحانہا"

(۲) ردت الیہا روحہا وریحانہا (تذکرہ ص ۵۰۰)

یعنی اللہ تعالیٰ نے آرام اور اچھے رزق کو آپ کی طرف لوٹایا اور خوشی اور راحت کا سامان کیا۔

آپ کی سیرت کے بہت سے اور پہلو بھی ہیں اور بہت سے اور الہامات اور رویا ہیں جن میں آپ کے مقام اعلیٰ کا ذکر ہے جنہیں مضمون کے لمبا ہو جانے کے خوف سے یہاں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

مؤلف سیرت حضرت ام المومنین رضؓ کا ذکر

یہاں میں اپنے مکرم بھائی اور قدیم رفیق کار جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم رضؓ کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے ہمارے لئے محنت و کاوش سے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی سیرت پر کتاب لکھی۔ وہ اس وقت بیمار تھے لیکن اس مقدس کام کو اپنی صحت پر ترجیح دی اور باوجود بیماری کے اس کام کو سرانجام دیا۔ دوسرا حصہ مکمل نہ کرنے پائے تھے کہ جسم فانی نے جواب دیدیا اور آپ کی روح اپنے خالق کے پاس پرواز کر گئی۔ اور دوسرے حصہ کی تکمیل آپ کے والد ماجد حضرت عرفانی کبیر نے کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔ آج اس تالیف کیلئے تمام جماعت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم رضؓ کی ممنون احسان ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

حضرت ام المومنین رضؓ کی یہ سیرت اب بھی الحکم کراچی کے پتہ سے مل سکتی ہے۔ دوستوں کو اسے خرید کر ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے تا حضرت ام المومنین رضؓ کی پاک سیرت سے احمدی عورتیں اطلاع پا کر آپ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔

کچھ اپنے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۸ء میں انتقال فرمایا۔ اس وقت میری عمر سات برس کی تھی اور ہم اپنے گاؤں سیکھواں میں رہتے تھے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نعش مبارک لاہور سے قادیان لائی گئی۔ اس واقعہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ میں بھی قادیان جانا چاہتا تھا۔ لیکن میرے بڑے بھائی بشیر احمد صاحب مرحوم نے مجھے قادیان جانے سے روک دیا۔ جس مقام پر انہوں نے مجھے روکا وہ مجھے اب تک یاد ہے ... لیکن جب سے مجھے اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کرنے کا شرف بخشا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے جنازہ و تدفین کے متعلق ذکر آتا تو ہمیشہ دل میں افسوس کرتا اور کہتا کاش میں اس روز قادیان گیا ہوتا تو کچھ نہ کچھ اس دن کے واقعات میرے دماغ میں محفوظ رہ جاتا۔ میں اسے اپنی خوش قسمتی خیال کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ام المومنین رضؓ کے لئے انفرادی اور اجتماعی دعاؤں میں حصہ لینے کا موقعہ عطا فرمایا۔ اور جب آپ کے تابوت کو چارپائی پر رکھا گیا۔ تو مجھے بھی تابوت کو چارپائی پر رکھنے اور پھر چارپائی کو کندھا دینے کا شرف حاصل ہوا۔ اور جب جنازہ کی نماز کی جگہ کے قریب پہنچے تو پھر مجھے آواز دی گئی اور دوبارہ نعش کو کندھا دینے کی مجھے سعادت حاصل ہوئی۔ پھر نماز جنازہ میں شمولیت کی اور تدفین کے وقت قبر کے پاس موجود تھا جبکہ آپ کے جسد اطہر کو سپرد خاک کیا گیا۔ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کی اتباع میں دوسرے حاضرین درود شریف اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد پڑھ رہے تھے۔ آیت نحن خلقناکم وفیہا نعیدکم اور آیت ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان الآیہ کی تلاوت کر رہے تھے۔ اے ہمارے خدا تو حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما اور آپ کی تربت پر اپنی رحمت کی بارشیں برسا اللّٰھم اغفر لہا وارحمہا واکرم نزلہا وادخلہا فردوس الجنان واسبل علیہا شآبیب الرحمۃ والغفران۔ آمین

فتویٰ کے بارہ میں ایک ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فتویٰ کیلئے مرکزی دار الافتاء جو صدر انجمن احمدیہ کا ایک صیغہ ہے منظور فرمایا ہوا ہے۔ لیکن مختلف احباب کی طرف سے آمدہ خطوط سے یہ معلوم ہوا ہے کہ بعض اوقات دوست خود بخود اپنے علم کے پیش نظر پوچھنے والے کو فتویٰ دیدیا کرتے ہیں جس سے کئی قسم کی الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک جگہ ایک دوست نے جو مستند عالم ہیں ایک دوسرے دوست کو یہ فتویٰ دیا کہ اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے اس دوست کا گھر تین چار دن کیلئے جہنم کا نمونہ بنا رہا۔ آخر جب اسے توجہ ہوئی اور اس نے مرکز سے فتویٰ پوچھا تو جو حالات بیان کئے گئے۔ ان کے پیش نظر بیان کردہ فتویٰ بالکل غلط تھا اور اس طرح بلاوجہ ایک دوست کی غلطی کی وجہ سے ایک گھر کو پریشانی اٹھانی پڑی۔ اس طرح اور بھی مختلف دوستوں کی طرف سے شکایات موصول ہوتی رہتی ہیں۔

اس لئے بذریعہ اعلان ہذا احباب کو اس اصول کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ فتویٰ کے بارہ میں کسی دوست کو اپنے علم کی بنا پر ایسا اقدام نہیں کرنا چاہیئے جو نظام سلسلہ کے خلاف ہو۔ اگر باوجود اس صراحت کے کسی دوست نے ایسا اقدام کیا تو اس کی ذمہ واری اس پر ہوگی اور اس کے متعلق حضور کی خدمتِ اقدس میں رپورٹ کی جائے گی۔

سیف الرحمٰن مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

اعلان گمشدہ

میرا بھتیجا محمد یونس ولد محمد امین ساکن خانیوال۔ عمر تقریباً انیس ۱۹ سال۔ رنگ گندمی۔ چہرہ گول۔ قد تقریباً ۵½ فٹ۔ بائیں آنکھ کے بھویں پر چوٹ کا معمولی نشان ہے تقریباً چھ ماہ سے غائب ہے۔ بیروالا کی طرف روزمرہ کے بیوپار کی خاطر نکلا۔ لیکن پھر واپس نہیں آیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کسی اور طرف چلا گیا ہے۔ اس لئے اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھے تو فوراً واپس آ جائے۔ اور اگر کسی صاحب کو اس کا علم ہو تو مجھے اطلاع کر دیں۔

منور احمد انگلش سائیکل سٹور خانیوال

مسلمانوں کی اصلاح کیلئے پہلا اور نہایت ضروری قدم

— از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز —

شریعت تو یہودیوں کے پاس بھی تھی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو شریعت کا ظاہری ڈھانچہ اور چھلکا ان کے پاس باقی تھا اصل روح ان کے دل سے پرواز کر چکی تھی اور یہ ظاہری ڈھانچہ گناہوں سے نجات پانے اور اصل مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کافی نہ تھا۔ بلکہ اس میں روک بن گیا تھا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ واذ اخذنا میثاقکم ورفعنا فوقکم الطور خذوا ما اٰتینٰکم بقوۃ واذکروا ما فیہ لعلکم تتقون (سورۃ بقرہ ع) یعنی یاد کرو جب ہم نے طور کو تم پر بلند کیا اور (حکم دیا کہ) اس (شریعت) کو مضبوطی سے پکڑو جو ہم نے تم کو دی اور اس (مقصد) کو مدنظر رکھو جو اس (شریعت) میں ہے تاکہ تم (گناہوں اور خدا کی ناراضگیوں سے) بچو۔ ما اٰتینٰکم کے الفاظ سے شریعت اور اس کے ظاہری احکام مراد ہیں اور ما فیہ سے وہ مقاصد مراد ہیں جو شریعت کے احکام کے پیچھے ہوتے ہیں۔ مثلاً نماز ایک ظاہری ڈھانچہ ہے اور اس کا ایک مقصد ہے اور وہ یہ کہ انسان اپنے تمام وجود کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سامنے جھک جائے۔ اسی طرح روزہ ایک ظاہری صورت حکم ہے۔ جو بطور چھلکا کے ہے۔ اور اس کا ایک مقصد ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لئے اگر ضروری باتوں کو بھی چھوڑنا پڑے۔ تو اس کے لئے بھی انسان تیار رہے۔

پس قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیات کا یہ مفہوم ہے کہ ظاہری احکام کی بھی پابندی کی جائے اور احکام کے جو اصل مقاصد ہیں۔ ان کو بھی مدنظر رکھا جائے تبھی نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ یہودیوں نے اپنی ظاہری عبادتوں اور قربانیوں کو پکڑے رکھا۔ لیکن اصل مسلم کو بھلا دیا اسی لئے وہ رن کو درگاہ الٰہی ہو گئے۔ اور الٰہی غضب کا مستحق بنے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں انہیں کہا گیا۔ کونوا قردۃ خاسئین ہو جاؤ بندر ذلیل و خوار۔ کیونکہ وہ بندروں کی طرح محض نقال رہ گئے اور اصل مقصد کو بھول گئے تھے

اس وقت مسلمانوں کی بھی یہی حالت ہے اور اسی بیماری کی تشخیص کر کے امام الزمان بانی سلسلہ احمدیہ نے مسلمانوں کی اصلاح کے لئے قدم اٹھایا اس تعلق میں موجودہ امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جانشین ہیں فرماتے ہیں:۔

"اس غرض کو پورا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ مسلمانوں کو قشر کی بجائے مغز کی طرف توجہ دلائی اور اسبات پر زور دیا کہ احکام کا ظاہر بھی نہایت اہم اور ضروری ہے۔ لیکن بغیر باطن کی طرف توجہ کرنے کے انسان کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آپ نے ایک جماعت قائم کی اور عہد بیعت میں یہ شرط مقرر کی کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ درحقیقت یہی مرض تھی جو مسلمانوں کو گھن کی طرح کھا رہی تھی۔ باوجود اس کے کہ دنیا ان کے ہاتھوں سے چھٹ چکی تھی پھر بھی دنیا ہی کی طرف ان کی توجہ جاتی تھی۔ اسلام کی ترقی کے معنے ان کے نزدیک مال و دولت و شاہتوں کا حصول رہ گیا تھا۔ اور اسلام کی کامیابی کے معنے ان کے نزدیک مسلمان کہلانیوالوں کی تعلیم اور ان کی تجارت کی ترقی تھی حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں اسلئے نہیں آئے تھے کہ لوگ مسلمان کہلانے لگ جائیں۔ بلکہ آپ لوگوں کو حقیقی مسلمان بنانے آئے تھے۔ جس کی تعریف قرآن کریم نے یہ فرمائی ہے کہ من اسلم وجھہ للہ وہ اپنے سارے وجود کو خدا کے لئے وقف کر دے اور اپنی دنیوی حاجات کو دینی حاجات کے تابع کر دے لفظاً یہ ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے۔ لیکن حقیقتاً اسلام اور دیگر ادیان میں یہی فرق ہے اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم علم حاصل نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ تجارتیں نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ صنعت و حرفت نہ کرو نہ یہ کہتا ہے کہ تم اپنی حکومت کی مضبوطی کی کوشش نہ کرو۔ وہ صرف انسان کے نقطۂ نگاہ کو بدلتا ہے۔ دنیا میں تمام کاموں کے دو نقطۂ نگاہ ہوتے ہیں۔ ایک قشر سے مغز حاصل کرنے کا نقطۂ نگاہ ہوتا ہے اور ایک مغز سے قشر حاصل کرنے کا نقطۂ نگاہ ہوتا ہے جو شخص قشر سے مغز حاصل کرنے کی امید رکھتا ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔ بلکہ اکثر وہ ناکام رہتا ہے۔ لیکن جو شخص مغز حاصل کرتا ہے اس کو ساتھ ہی قشر بھی مل جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اتباع کی تمام جدوجہد دین کیلئے تھی لیکن یہ نہیں کہ وہ دنیوی نعمتوں سے محروم ہو گئے ہوں۔ یہ تو ایک طبعی امر ہے۔ جن لوگوں کو دین ملے گا۔ دنیا لونڈی کی طرح ان کے پیچھے دوڑتی آئے گی۔ لیکن دنیا کے بعد دین کا ملنا ضروری نہیں۔ بسا اوقات وہ نہیں ملتا۔ بسا اوقات رہا سہا دین بھی ہاتھوں سے جاتا رہتا ہے پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انبیاء کے طریق پر چلتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حکم سے دین پر زور دینا شروع کیا۔ جس وقت آپ ظاہر ہوئے مسلمانوں میں دو قسم کی تحریکیں جاری تھیں۔ ایک تحریک یہ تھی کہ مسلمان کمزور ہو چکے ہیں۔ اس لئے انہیں دنیوی طاقت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دوسری تحریک آپ نے چلائی کہ ہم کو دین کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا اللہ تعالیٰ ہمیں خود بخود دے دیگا۔

بعض لوگوں نے غلطی سے یہ سمجھا کہ آپ کی تحریک بھی ویسی ہی ہے جیسے آجکل کے صوفیاء وغیرہ کی تحریک ہوتی ہے کہ وہ ظاہری طور پر نماز روزہ پر زور دیتے ہیں۔ اور اچھے بھلے آدمیوں کو خلوت میں بٹھا کر پردہ نشین عورتوں کی طرح بنا دیتے ہیں۔ اگر آپ ایسا کرتے تو یقیناً آپ بھی مغز کے نام سے ایک قشر کے حصول کی تحریک کرتے مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ آپ نے جہاں دینی احکام پر زور دیا وہاں اس بات پر بھی زور دیا کہ دین اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلئے آیا کرتا ہے۔ کہ وہ انسان کے ذہن کو جلا بخشے اور اس کے دماغ کو منور کرے اور اس کی عقل کو تیز کرے۔ آپ نے کہا جو شخص سچے طور پر دین پر عمل کرتا ہے۔ اور بناوٹ سے کام نہیں لیتا دین اسکے اندر اخلاقی فاضلہ پیدا کرتا ہے دین اس کے اندر قوت عملیہ پیدا کرتا ہے۔ اور دین اس کے اندر ایثار اور قربانی کا مادہ پیدا کرتا ہے آپ نے فرمایا تم دین کو اختیار کرو، نمازیں پڑھو تم روزے رکھو، حج کرو، زکوٰۃ دو لیکن وہ نمازیں پڑھو۔ جو قرآن نے بتائی ہیں اور وہ روزے رکھو جو قرآن نے بتائے ہیں اور وہ حج کرو جو قرآن نے بتایا ہے اور وہ زکوٰۃ دو جو قرآن نے بتائی ہے۔ قرآن کریم تم سے اٹھک بیٹھک کا مطالبہ نہیں کرتا۔ نہ وہ تم سے بھوکے رہنے کا مطالبہ کرتا ہے نہ اپنا مکہ میں فائدہ چھوڑنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ نہ اپنا مال گنوانے کا مطالبہ کرتا ہے قرآن کریم تو نماز کے متعلق فرماتا ہے کہ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ نماز تم سے فحشاء اور منکر کو ترک کروا دیتی ہے۔ پس اگر وہ نتیجہ نہیں نکلتا جو نماز کا قرآن کریم نے بتایا ہے تو تمہاری نماز نماز نہیں ہے اور روزے کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ لعلکم تتقون روزہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے تا تمہارے اندر تقویٰ اور اخلاق فاضلہ پیدا ہوں۔ پس اگر تم روزے رکھتے ہو اور یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ تمہاری بات درست نہیں اور تم روزہ نہیں رکھتے بلکہ تم اپنے آپ کو بھوکا رکھتے ہو اور خدا تعالیٰ کو تمہارا بھوکا رکھنا تو مطلوب نہیں۔ اور حج کے لئے فرماتا ہے کہ یہ بغاوت کے خیال کو رد کرنے اور باہمی جھگڑوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ پس حج رفث اور فسق اور جدال کو روکنے کے لئے ہے اور زکوٰۃ کے لئے فرماتا ہے خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا زکوٰۃ تزکیۂ فرد و قوم اور تطہیر قلب و افکار کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ پس جب تک یہ نتائج پیدا نہ ہوں تمہارا حج اور تمہاری زکوٰۃ صرف دکھاوے کے ہیں۔ پس تم نماز پڑھو، روزہ رکھو، حج کرو، زکوٰۃ دو مگر تمہاری نماز اور روزے اور حج کو میں تب تسلیم کرونگا جب ان کا نتیجہ نکلے اور تم فحشاء اور المنکر سے بچو اور تمہارے اندر تقوےٰ پیدا ہو اور رفث اور فسوق اور جدال سے کلی طور پر دور ہو جاؤ اور تزکیۂ فرد و قوم اور تطہیر قلب و افکار تم کو حاصل ہو۔ لیکن جس شخص کے اندر یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوگا۔ میں اسے اپنی جماعت میں نہیں سمجھوں گا کیونکہ اس نے قشر کو اختیار کیا۔ مغز کو اختیار نہیں کیا۔ جو خدا تعالیٰ کا مقصود تھا اسی طرح تمام باقی عبادات کے متعلق آپ نے مغز پر زور دیا اور فرمایا کہ اسلام کا کوئی حکم ایسا نہیں۔ جو حکمت کے بغیر ہو۔ خدا تعالیٰ آنکھوں کو نظر نہیں آتا۔ خدا تعالیٰ دل کو نظر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو ہاتھوں سے نہیں چھوا جاتا۔ خدا تعالیٰ کو محبت سے چھوا جاتا ہے۔ پس مذہب کی یہ غرض نہیں کہ وہ صرف آنکھ اور ہاتھ پر حکومت کرے۔ بلکہ جب کبھی وہ آنکھ اور ہاتھ پر حکومت کرتا ہے۔ تو وہ دل اور جذبات کو صاف کرنے کے لئے حکومت کرتا ہے تاکہ وہ قوتیں انسان کے اندر پیدا ہوں جن سے وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ سکے اور جن سے وہ خدا تعالیٰ کو چھو سکے اور وہ قوتیں پیدا ہوں کہ جن سے وہ خدا تعالیٰ کی آواز کو سن سکے غرض ان باتوں پر زور دیکر آپ نے ایک نیا راستہ اسلام کی ترقی کے لئے کھول دیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ گو ایک چھوٹی سی جماعت پیدا ہوئی۔ مگر ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی جس نے دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور اسلام کی روحانی ترقی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی بادشاہت کے قیام کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنی شروع کر دی۔ آپ لوگ سوچیں تو سہی کہ کہاں احمدیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کہاں عام مسلمانوں کا عظیم الشان گروہ لیکن اسلام کی اشاعت اور اس کی ترقی کے لئے جو کچھ احمدیہ جماعت کر رہی ہے کیا باقی مسلمان جو ان سے ہزاروں گنا زیادہ ہیں ان سے نصف یا چوتھا حصہ بھی کر رہے ہیں؟ آخر یہ تبدیلی کیوں ہوئی؟ اسی لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیوں پر زور دیا تھا کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ یہ حقیقت احمدیوں پر کھل گئی۔ تو ان کے اعمال ایک نئی قسم کے اعمال ہو گئے ایک احمدی کی نماز وہ نماز نہیں جیسے ایک عام مسلمان نماز پڑھتا ہے۔ شکل وہی ہے، کلمات وہی ہیں لیکن مغز اور ہے۔ احمدی نماز کو

نماز کی خاطر پڑھتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق بڑھانے کے لئے پڑھتا ہے۔ شاید کوئی کہے۔ کہ کیا باقی لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق بڑھانے کے لئے نماز نہیں پڑھتے؟ میرا جواب یہ ہے کہ ہرگز نہیں۔ اگر آپ غور کریں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ اس وقت مسلمانوں میں بدقسمتی سے یہ خیال پیدا ہو چکا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ براہ راست تعلق پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ مسلمانوں کو عام طور پر یہ غلطی لگ رہی ہے۔ کہ نہ خدا تعالیٰ آج بندوں سے بولتا ہے۔ اور نہ بندے خدا تعالیٰ سے کوئی بات منوا سکتے ہیں۔

ایک صدی سے زیادہ عرصہ گذرا۔ کہ الہام الٰہی کے نزول سے مسلمان منکر ہو چکے ہیں۔ بے شک اس سے پہلے مسلمانوں میں وہ لوگ موجود تھے جو کلام الٰہی کے نازل ہوتے رہنے کے قائل تھے۔ قائل ہی نہیں وہ اس بات کے مدعی تھے۔ کہ خدا تعالیٰ ان سے باتیں کرتا ہے۔ لیکن ایک صدی سے مسلمانوں پر یہ آفت نازل ہوئی ہے۔ کہ وہ کلی طور پر کلام الٰہی کے جاری رہنے سے منکر ہو گئے۔ بلکہ بعض علماء نے تو اس حقیقت کے اظہار کو کفر قرار دے دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر دنیا کے سامنے یہ دعویٰ پیش کیا۔ کہ مجھ سے خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے۔ اور مجھ سے ہی نہیں۔ بلکہ جو شخص میری اتباع کرے گا۔ اور میرے نقش قدم پر چلے گا۔ اور میری تعلیم کو مانے گا۔ اور میری ہدایت کو قبول کرے گا۔ خدا تعالیٰ اس سے بھی باتیں کرے گا۔ آپ نے متواتر خدائی کلام کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اپنے ماننے والوں میں تحریک کی کہ تم بھی خدا تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ آپ نے فرمایا۔ مسلمان پانچ وقت خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگتا ہے۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم۔ اے خدا تو ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا رستہ جن پر تو نے انعام نازل کئے تھے۔ یعنی سابق انبیاء کرام۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی یہ دعا ہمیشہ ہمیش کے لئے رائیگاں جاتی۔ اور خدا تعالیٰ مسلمانوں میں سے کسی کے لئے بھی وہ رستہ نہ کھولتا۔ جو پہلے نبیوں کے لئے کھولا گیا تھا۔ اور کسی شخص سے بھی اس طرح کلام نہ کرتا۔ جس طرح پہلے نبیوں سے کلام کرتا تھا۔ اس طرح آپ نے اس جمود کو کلی طور پر دور کر دیا۔ جو مسلمانوں کے دلوں پر طاری تھا۔ میں نہیں کہتا۔ کہ ہر احمدی مگر میں یہ ضرور کہتا ہوں۔ کہ ہر وہ احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصد کو پوری طرح سمجھ گیا۔ وہ نماز کو اس طرح نہیں پڑھتا۔ کہ گویا وہ ایک فرض ادا کر رہا ہے۔ وہ نماز کو اس طرح پڑھتا ہے۔ کہ گویا وہ خدا تعالیٰ سے کچھ لینے گیا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے ایک نیا تعلق پیدا کرنے کے لئے گیا ہے۔ اور اس ارادہ کے ساتھ جو شخص نماز پڑھے گا۔ سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ اس کی نماز اور دوسرے لوگوں کی نماز یکساں نہیں ہو سکتی۔ (منقول از احمدیت کا پیغام)

چندہ مسجد واشنگٹن کے متعلق نئی سکیم

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چندہ مسجد واشنگٹن کے بارے میں مجلس مشاورت کے موقعہ پر جس سکیم کا اعلان فرمایا۔ اس کا اجمالاً ذکر اخبار میں آچکا ہے۔ ذیل میں یہ سکیم تفصیل کے ساتھ درج کی جاتی ہے۔ دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ اس کے مطابق ہر ماہ رقوم بھجواتے رہیں۔

(۱) حضرت اقدس کا منشاء ہے۔ کہ دوستوں کو خوشی کی مختلف تقاریب پر مثلاً نکاح پر۔ شادی پر۔ بیٹے کی پیدائش پر۔ یا امتحان کے پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے رہنا چاہیئے۔

۲۔ ملازمین۔ تاجران۔ وکلاء اور زمیندار احباب سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل مطالبات فرمائے ہیں

ا۔ ملازمین کو چاہیئے۔ کہ جب وہ پہلی دفعہ ملازم ہوں۔ تو پہلی تنخواہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ مسجد فنڈ کے لئے دیا کریں۔ اسی طرح ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلا مہینے کی ترقی مسجد فنڈ کے لئے دے دینی چاہیئے۔

(۲) تحقیک فروش ہر سود اللہ تعالیٰ کے نام پر مسجد فنڈ کے لئے دیدیں دن کے پہلے سودے کا

(۳) پیشہ ور مثلاً وغیرہ مجبث کے سال کی آمد کا پانچ فی صدی بہ نسبت سابق اوسط آمد اگلے سال جو زیادتی حصہ مسجد فنڈ میں ادا

(۴) مستری سلوٹر تاریخ یا مہینہ کا کوئی اور دن جو مزدوری مل جائے فنڈ میں دیں۔

(۵) زمیندار احباب

مہینے کی پہلی تاریخ کا پہلا کریں۔ اور اس کا منافع خوردہ فروش تاجر ہفتہ کے منافع مسجد فنڈ میں دیں وکلاء ڈاکٹر۔ کنٹریکٹر کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی ادا کریں۔ اسی طرح کی تعیین کر کے ہو۔ اس زیادتی کا دسواں کریں۔

مزدور وغیرہ مہینہ کی پہلی دن مقرر کر کے اس اس کا دسواں حصہ مسجد

ایک ایکڑ میں سے ایک کرم کے برابر فصل کی قیمت مسجد فنڈ کے لئے دیں۔ یعنی اگر ایک سو روپیہ کی فصل ہو۔ تو اس میں سے چار آنے دیدیں۔ گندم۔ کپاس۔ توریہ۔ کماد وغیرہ ہر فصل پر سو اسے چار آنہ کے اس شرح کے مطابق رقم دی جائے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

۲ مئی۔ بروز جمعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بروز جمعہ مورخہ ۲ مئی ۱۹۵۲ء تمام جماعتوں میں خطیب صاحبان چندہ مسجد امریکہ کی سکیم کے متعلق خطبہ جمعہ میں تحریک فرمائیں۔ نئی سکیم کی تفاصیل الگ اعلان کی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

"مصباح" کا حضرت ام المومنین رضی نمبر

ماہ مئی میں مصباح کا حضرت ام المومنین رض نمبر شائع ہو رہا ہے۔ تمام مضمون نگار بہنیں اپنے مضامین ہمیں جلد از جلد روانہ کر دیں۔ نیز ماہ اپریل کا پرچہ جن خریداروں کو وی۔ پی کیا گیا ہے۔ وہ مہربانی فرما کر وی۔ پی وصول کر لیں۔ (امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح)

انسپکٹر خدام الاحمدیہ کا دورہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے دو انسپکٹر صاحبان کو حسب ذیل علاقوں کے دورہ کے لئے بھجوایا گیا ہے۔ مجالس ان سے پورا تعاون فرمائیں۔ اور چندہ تعمیر کی ادائیگی کے جو وعدے ان مجالس نے کئے ہوئے تھے۔ وہ ان انسپکٹران کے ذریعہ فوری پورے فرمائیں۔

(۱) چوہدری بدر سلطان صاحب افتر: مجالس لائل پور جڑانوالہ۔ ننکانہ۔ چک جھمرہ ۱۱۷ سانگلہ۔ شیخوپورہ اور لاہور۔

(۲) محمد شریف صاحب ضلع سیالکوٹ کی امارت ڈسکہ کا دورہ کریں گے۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام احمدیہ کی تمام رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام بھجوائی جائیں

مجالس خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ کے ہر قسم کے چندہ کی رقوم آئندہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام بھجوائی جایا کریں۔ چندہ کی تفصیل کوپن پر ضرور لکھ دی جائے۔ تار رقوم اپنی اصل ہدایت میں ہی جمع ہوں۔ تفصیل کی ایک نقل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھی آنی ضروری ہے۔ تاکہ کھاتوں میں ساتھ ساتھ درج ہوتی رہیں۔ مندرجہ ذیل امانتیں ہیں:۔

(۱) چندہ مجلس (۲) چندہ سالانہ اجتماع (۳) تعمیر دفتر خدام الاحمدیہ (۴) مجلس اطفال الاحمدیہ (۵) رسالہ خالد۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ایجنٹ حضرات!

کیا آپ جانتے ہیں؟

(۱) بنڈل کی لگاتار اور بروقت سپلائی کس طرح قائم رکھی جا سکتی ہے؟

(۲) اخبار بین حضرات تک اخبار پہنچا کر آپ اپنے کاروبار کی ضمانت کس طرح قائم رکھ سکتے ہیں؟

(۳) تعداد خریداران کی زیادتی کا اہم گر۔ ان سب امور کا صرف ایک جواب

پرچوں کی بروقت تقسیم اور بل کی مقررہ وقت پر ادائیگی (مینیجر)

ایجنٹ حضرات کی اطلاع کیلئے

بل ہائے ایجنسی ماہ اپریل بابت اخبار آپ کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ اور اگر ۱۰ مئی ۵۲ء تک دفتر میں بلوں کی ادائیگی نہ ہوئی۔ تو بنڈل کی ترسیل روک دی جائیگی نقصان کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی۔ (مینیجر)

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیں

صدر ٹرومین کیخلاف مقدمہ چلانیکی تیاریاں

لندن یکم مئی۔ امریکہ کے سیاسی حلقوں کو اندیشہ ہے کہ ۹۰ سال قبل کی خانہ جنگی کے بعد ایک دفعہ پھر نہایت سنگین سیاسی بحران پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تین ہفتے قبل صدر ٹرومین نے فولاد کے کارخانوں پر قبضہ کرنے کا جو حکم دیا تھا۔ فیڈرل جج نے اسے غیر قانونی قرار دیدیا ہے۔

امریکہ کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا رولنگ ہے۔ اور اس کی وجہ سے امریکہ کے ۶۰۰،۰۰۰ فولادی کارخانوں کے مزدوروں نے ہڑتال کرنی شروع کر دی ہے۔

ہو سکتا ہے کہ حکومت سپریم کورٹ سے اپیل کرنے کے لئے فیڈرل کورٹ سے حکم امتناعی حاصل کرنے کی کوشش کرے لیکن قانونی پوزیشن کی وضاحت کے لئے دو ہفتوں کی مدت درکار ہے۔ اس دوران میں فولاد کی پیداوار بند ہو جائے گی۔ اور مقامی صنعت کاروں اور غیر ملکی گاہکوں کو کوئی مال نہیں مل سکے گا۔

واشنگٹن کی خبر ہے کہ ایوان نمائندگان میں ری پبلکن حزب مخالف کو فیڈرل کورٹ کے فیصلے کا انتظار تھا۔ اب وہ صدر ٹرومین کے خلاف مقدمہ چلانے کی تجاویز کا فیصلہ کرینگے

ڈیموکریٹک پارٹی کی طرف سے انتباہ کیا گیا ہے کہ مقدمہ چلانے کی کوشش سے ایک ایسے وقت میں قوم میں انتشار پیدا ہو جائے گا۔ جب کہ سکون کی شدید ضرورت ہے واضح کیا گیا ہے کہ صدر ٹرومین اب بھی ٹافٹ ہارٹلے ایکٹ سے کام لے سکتے ہیں۔ کانگرس کی طرف سے سخت شکایت کی گئی ہے۔ کہ شروع میں ہی ایسا کرنا چاہیے تھا۔ (اسٹار)

مصر کو برطانیہ کی نئی تجاویز

لندن یکم مئی۔ دفتر خارجہ کی طرف سے کل شام بتایا گیا کہ مصر اور سوڈان کے متعلق سر رابرٹ ہو اور سٹیونسن کے ساتھ جو بات چیت ہو رہی تھی وہ مکمل ہو گئی ہے۔ اگرچہ سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہو سکی۔ مگر باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ آج سٹیونسن نئی برطانی تجاویز لیکر مصر روانہ ہوں گے تاکہ سوڈان کی سیاست کے مسئلہ پر مذاکرات کر سکیں

سر رابرٹ ہو سنیچر کو خرطوم روانہ ہو جائینگے لندن میں اس اطلاع کی تردید کی جا رہی ہے۔ کہ عمرو پاشا نے برطانی تجاویز کو ناقابل قبول قرار دے دیا تھا۔

اغلب ہے کہ انہوں نے بعض وضاحتیں چاہی ہوں اور برطانی مسودہ کی مشکل زبان اور پیچیدہ جملوں میں ترمیم کر دی گئی ہو۔ ان اخباری اطلاعات کو بھی قبل از وقت اور غیر ضروری طور پر مایوسانہ قرار دیا گیا ہے کہ لندن کی بات چیت میں اینگلو مصری مشترکہ اعلان کا جاری کرنا ناممکن ثابت ہوا ہے۔ عمرو پاشا طبی معائینے کے لئے ابھی کچھ عرصہ لندن میں ہی قیام کریں گے۔ (اسٹار)

ادی اشتراکیوں سے یہ منوانا چاہتے ہیں کہ ۷۰،۰۰۰ جنگی قیدیوں کو رضاکارانہ طور پر واپسی کی اجازت دی جائے۔ ان میں ۱۶ فیصدی اشتراکی علاقے میں واپس نہیں جانا چاہتے۔

باور کیا جاتا ہے ۴۸ گھنٹوں کے اندر اندر اشتراکیوں کا جواب موصول ہو جائیگا جس سے فیصلہ ہوگا کہ آیا جنگ کو ایک مرتبہ پھر وسیع پیمانے پر جاری کر دیا جائے یا نہ۔ (اسٹار)

نیویارک میں عرب سفیر کے جواہرات چرا لئے گئے

نیویارک یکم مئی۔ سعودی عرب کے سفیر شیخ اسد فقیہہ تین دن کے لئے نیویارک کے ایک ہوٹل میں آکر ٹھہرے تھے ہوٹل کے کمرہ سے ہزاروں ڈالر کی مالیت کے جواہرات چرا لئے گئے ہیں۔ یہ زیورات سفیر مذکور کی ذاتی ملکیت تھے اور ان میں دو ہزار ڈالر کی مالیت کا ایک ہندوستانی نیکلس بھی تھا (اسٹار)

نیویارک یکم مئی۔ بھارتی مندوب مسٹر راجیشور دیال کے دستخطوں سے اقوام متحدہ کے ارکان کو جو مراسلہ بھیجا گیا ہے۔ اس میں بھارت کی طرف سے تمام "آئین پسند" قوموں کو غیر مشروط امداد کی پیشکش کی ہے جو چھوٹی قوموں کے جھگڑوں کی منصفانہ سماعت کا انتظام کرنا چاہتی ہیں۔ تاکہ ان کی اقتصادی یا فوجی قوت کا لحاظ کئے بغیر ان کی انفرادی یا اجتماعی آواز امن و انصاف کی خاطر سنی جائیں اور ان پر عمل بھی کیا جائے

امیر بہاولپور کی ذات انتخابات میں کسی قسم کی ذاتی دلچسپی سے بالاتر ہے

مسلم لیگی حلقوں نے اپوزیشن کے پراپیگنڈے کی قلعی کھول دی

بغداد الجدید ۳۰ اپریل توقع ہے کہ بہاولپور مسلم لیگ ریاستی انتخابات کا بائیکاٹ نہیں کرے گی گو اس سلسلہ میں ریاستی مسلم لیگ کے قطعی فیصلہ کا اعلان کراچی سے مخدوم زادہ حسن محمود کی واپسی کے بعد ہوگا۔ لیکن خواجہ ناظم الدین صدر پاکستان مسلم لیگ سے محمود زادہ حسن محمود کی ملاقات کراچی کے سلسلہ میں جو اطلاعات آج بہاولپور پہنچی ہیں ان کے پیش نظر مسلم لیگی حلقوں نے یقین ظاہر کیا ہے کہ مسلم لیگ پورے زور و خروش کے ساتھ ہونے والے انتخابات میں حصہ لے کر اپوزیشن کے تمام بلند بانگ دعاوی کو ناکام کر دے گی

اپوزیشن کی طرف سے ریاست میں دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کا جو مطالبہ کیا گیا ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے بہاولپور مسلم لیگ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ حال ہی میں جب امیر بہاولپور سے مسلم لیگ اور اپوزیشن کے نمائندوں نے ملاقات کی تو امیر بہاولپور نے موجودہ وزارت کے تین سالہ کارناموں پر اظہار خوشنودی فرمایا تھا لہٰذا اب امیر کے رویہ میں کسی تبدیلی کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی۔ علاوہ ازیں انتخابات کی تنسیخ سے متعلقہ امیر بہاولپور کے حالیہ فرمان میں بھی ایسا کوئی لفظ موجود نہ تھا جس سے یہ ظاہر ہو کہ انہیں موجودہ وزارت کی اہلیتوں پر کوئی شبہ ہے۔

اس پراپیگنڈا کا ذکر کرتے ہوئے کہ اپوزیشن کو امیر بہاولپور کی سرپرستی حاصل ہے مسلم لیگی حلقوں نے بتایا ہے کہ اس بے بنیاد پراپیگنڈا کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہز ہائی نس امیر بہاولپور کے نام پر غلط فہمی پھیلا کر حکام کو متاثر کیا جائے حالانکہ امیر بہاولپور کی ذات گرامی انتخابات میں کسی ذاتی دلچسپی سے بالاتر ہے۔

ہسپانوی انجنیئر نے پاک پارلیمنٹ اور سیکرٹریٹ کا نقشہ پیش کر دیا

کراچی یکم مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہسپانوی انجنیئر نے پاک پارلیمنٹ اور سیکرٹریٹ کی عمارت کے مفصل نقشے حکومت پاکستان کو پیش کر دیے ہیں۔ ہسپانوی انجنیئر دو اور نقشے پیش کر رہا ہے جن پر مرکزی کابینہ غور کرنے کے بعد آخری فیصلہ کرے گی۔

اس دوران میں مجوزہ مقام پر زمین کو ہموار کرنے کا کام جاری ہے تاکہ نقشہ کی منظوری ہوتے ہی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے۔ اس ضمن میں یاد رہے کہ ان عمارات کا خاکہ دو سال قبل پیش کیا گیا تھا۔ لیکن ان کے مفصل نقشہ کیلئے ہسپانوی انجنیئر کو منتخب کیا گیا تاکہ وہ ہسپانیہ کے اسلامی فنی تعمیر کے مطابق تیار کر سکیں اور عمارات میں اسلامی اور قومی رنگ۔ دے سکیں

سپین میں عراقی ریجنٹ کے استقبال کی تیاریاں

میڈرڈ یکم مئی عراقی ریجنٹ کی آمد کے سلسلے میں عظیم الشان تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ عرب لیڈروں میں سے آپ پہلے مدبر ہیں جو ہسپانوی مشن کے جواب میں یہاں آ رہے ہیں۔ ارتاجو کاسٹن کل جنرل فرینکو کو اپنے دورے کی رپورٹ پیش کرے گا۔

امیر عبدالالہ کی آمد پر میڈرڈ کی شاہراہوں پر عظیم الشان فوجی پریڈ ہوگی۔ مرکزی ایونیو میں ایک بہت وسیع سٹینڈ بھی بنایا جا رہا ہے (اسٹار)

مسئلہ کوریا کے متعلق بات چیت

لنڈن یکم مئی۔ اقوام متحدہ کی طرف سے کوریا کے متعلق اشتراکیوں کو جو مراسلہ دیا گیا ہے اسے معاہدہ صلح کیلئے "حرف آخر" کا نام دیا جا رہا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں اقوام متحدہ کی طرف سے اشتراکیوں کا یہ مطالبہ تسلیم کر لیا گیا ہے کہ شمالی کوریا میں ہوائی مستقروں کی تعمیر جاری رہے اور پولینڈ اور زیکوسلواکیہ کو غارمی صلح کی نگران ٹیم کا رکن بھی مان لیا گیا ہے۔ اس کے عوض میں دم